109270 ـ بار بار حج كرنا

سوال

اگر مشقت نہ ہو اور رغبت بھی ہو تو كيا ہر برس حج كرنا بہتر ہے، يا كہ ہر تين يا دو برس كے بعد حج كرنا چاہيے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

" اللہ سبحانہ و تعالى نے ہر مكلف اور صاحب استطاعت شخص پر صرف عمر ميں ايك بار حج كرنا فرض كيا ہے، اور اس كے علاوہ باقى نفلى حج ہوگا جو اللہ سبحانہ و تعالى كے قرب كا باعث ہے، ليكن نفلى حج كى كوئى تحديد ثابت نہيں ہے كہ اتنى تعداد ميں حج كيا جائے، بلكہ مكلف كى مالى اور صحت كى حالت پر منحصر ہے كہ وہ كتنے حج كر سكتا ہے.

اور اس كے ساتھ ساتھ اپنے اقرباء و رشتہ دار اور فقراء كے حالات كا بھى خيال كرنا ہوگا، اور اس كے ساتھ عام مصلحت كو بھى مدنظر ركھنا ہوگا، اور اس كا اپنے مال و نفس سے اس كى معاونت بھى مدنظر ركھيں، اور امت ميں اپنے مقام و مرتبہ كو بھى، اور حج وغيرہ ميں سفر و حضر ميں اس كے فائدہ كو بھى، اس ليے ہر كوئى اپنے حالات كو ديكھے كہ اس كے كيا فائدہ مند ہے وہ اسے مقدم كرے.

اللہ تعالى ہى توفيق نصيب كرنے والا ہے، اللہ تعالى ہمارے نبى محمد صلى اللہ عليہ وسلم اور ان كى آل اور صحابہ كرام پر اپنى رحمتيں نازل فرمائے " انتہى

اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء.

الشيخ عبد العزيز بن عبد اللہ بن باز.

الشيخ عبد الرزاق عفيفى.

الشيخ عبد اللہ بن غديان.

الشیخ عبد اللہ بن قعود.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (11 / 14).

اگر حج کی استطاعت رکھتا ہو تو حج کو پانچ برس سے زائد نہیں ہونے چاہیں، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے: یقینا میں نے بندے کا جسم صحیح سالم کیا، اور اس کے لیے معاش میں بھی وسعت فرمائی، پانچ برس گزر گئے ہیں اور وہ میرے پاس نہیں آیا .. "

ابن حبان حدیث نمبر (960) علامہ البانی رحمہ اللہ نے السلسلۃ الصحیحۃ میں مجموعی طرق کے اعتبار سے اسے حدیث نمبر (1662) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

واللہ اعلم .